دل کی بات

مدیر

جنابِ صدر! ضد چھوڑیئے، گھر جائیے

وطنِ عزیز حسبِ معمول شدید سیاسی، معاشی اور اقتصادی بحرانوں کے بھنور میں گھرا ہوا ہے۔ ہر طرف بدامنی، بداخلاقی، مذہب بیزاری اور قتل و غارت گری کے طوفان چل رہے ہیں۔ صوبہ سرحد کے درہ آدم خیل، سوات اور وزیرستان میں سرچ آپریشن شروع ہے۔ عوام بھی مر رہے ہیں اور فوج کے ساتھ دیگر سیکورٹی فورسز کے اہلکار بھی۔ بلوچستان میں تعصب و علیحدگی کی آگ بھڑک رہی ہے، سندھ میں نفرت و غصے کے شعلے بلند ہو رہے ہیں اور چودھریوں کے دھماکہ خیز پنجاب میں بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ پورے ملک میں آٹا غائب ہے، گیس اور بجلی کی غیر علانیہ اذیت ناک لوڈشیڈنگ ہے۔ نگران وزیر خوراک کا بیان آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ ''آٹے کے بحران کے ذمہ دار عوام ہیں۔''

امریکہ کے محبوب ترین پاکستانی صدر مسٹر پرویز مشرف ان حالات میں یورپ کے سیر سپاٹے کر رہے ہیں۔ صدر پرویز نے اپنے حالیہ دورۂ یورپ میں اعتراف کیا کہ ''ان کی مقبولیت میں کمی ہوئی ہے'' پھر اقتدار پر قابض رہنے کا آخر کیا جواز ہے؟

اِدھر ریٹائرڈ جرنیلوں کی غیر سرکاری تنظیم کے رہنماؤں، سابق آرمی چیف مرزا محمد اسلم بیگ، حمید گل، فیض علی چشتی، اصغر خان، نور خان اور دیگر جرنیلوں نے متفقہ طور پر صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملک کے وسیع تر مفاد میں مستعفی ہو جائیں اور اقتدار عوامی قیادت کے سپرد کر دیں۔ صدر پرویز نے اُن کے جواب میں جو زبان استعمال کی ہے، وہ بھی اُن کے زوال اور واپسی کی غماز ہے۔ انھوں نے کہا کہ: جن جرنیلوں کو کچھ نہیں ملا وہ میرے خلاف بول رہے ہیں۔ یہ میرے شاگرد رہے ہیں، میں نے انھیں کک آؤٹ کیا...... وغیرہ وغیرہ۔ جنرل اسلم بیگ، اصغر خان اور فیض علی چشتی نے جواباً کہا کہ ''ہم نہ تو ان کے شاگرد رہے اور نہ ماتحت۔ بلکہ پرویز صاحب ہمارے ماتحت اور شاگرد تھے۔ انھوں نے خاندان اور ماں باپ کو گالیاں دی ہیں۔'' جو لوگ اپنی روشن خیالی سے مجبور ہو کر پرویز مشرف کی حمایت کرتے تھے، اب تو وہ بھی کہتے ہیں کہ پرویز صاحب چلے جائیں۔

نئے آرمی چیف جنرل پرویز کیانی نے فوج کو ہدایت کی ہے کہ سیاست اور سیاسی شخصیات سے دور رہے۔ صرف اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو پورا کرے۔ اے کاش! یہ بات پرویز مشرف کو سمجھ آجاتی۔ انھوں نے اپنی غلط خارجہ و داخلہ پالیسیوں سے ملک کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔

صدر پرویز زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھیں۔ آخر انھیں جانا ہے۔ وہ ضد چھوڑ دیں اور عزت سے گھر چلے جائیں، اب اُن کا اقتدار میں رہنا ملک کے مفاد میں ہے نہ عوام کے مفاد میں، ورنہ......

جی کا جانا ٹھہر گیا ہے
صبح گیا یا شام گیا